متاعِ رباب، حضرت علی اصغرؑ

آنجہانی سورج نرائن صاحب ادبؔ سیتاپوری

دل و جانِ ربابؑ! ایماں کو ایماں کردیا تونے
حسینیت کا مستقبل درخشاں کردیا تونے

رہِ تسلیم و الفت خندہ پیشانی سے طے کرکے
محبت کو محبت کا نگہباں کردیا تونے

بپاسِ حرمتِ ایماں ہم آغوشِ قضا ہوکر
چراغِ ہمتِ انساں فروزاں کردیا تونے

بچایا کشتیٔ دینِ نبیؐ کو غرق ہونے سے
مگر اپنا سفینہ نذرِ طوفاں کردیا تونے

انوکھے پن سے حل کرکے سوال فرض و قربانی
رہِ الفت کی دشواری کو آساں کردیا تونے

فدا ہوکر حسینؑ ابن علیؑ کے نیک مقصد پر
بقائے دینِ پیغمبرؐ کا ساماں کردیا تونے

جہاں پر کفر اور الحاد کی ظلمت کے ڈیرے تھے
اسی عالم میں ایماں کا چراغاں کردیا تونے

شعور عشق کی نعمت سے مالامال فرما کر
فروزاں نیّرِ احساسِ انساں کردیا تونے

بہ ایں سن یہ شعورِ نصرتِ حق اے علی اصغرؑ
ملک کو آشنائے اوجِ انساں کردیا تونے

زمانہ جانتاہے فدیۂ حقانیت ہوکر
یزیدیت کا شیرازہ پریشاں کردیا تو نے

عمل سے اپنے دینِ حق کو عمرِ جاوداں بخشی
مکمل مقصدِ شاہِ شہیداں کردیا تو نے

علی اصغر! شریکِ کار سبطِ مصطفیٰؐ ہوکر
حبیبِ خالقِ عالم پہ احساں کردیا تو نے

تبسم کیوں نہ بنتا قاطعِ نسلِ یزیدیت
پئے حفظِ شریعت خود کو قرباں کردیا تو نے

علی اصغرؑ! خدا شاہد ادبؔ کا یہ عقیدہ ہے
کہ اس کے دل میں حق کوشی کو مہماں کردیا تو نے

سلام

آنجہانی برج ناتھ پرساد مخمورؔ لکھنوی

کچھ ایسی دیکھتی ہے حق کی روشنی دنیا
درِ حسینؑ پہ جھکتی ہے آج بھی دنیا

لہو کا رنگ نکھرتا رہے گا اشکوں میں
بھلا نہ پائے گی اصغرؑ تری ہنسی دنیا

یہی ہے فتح، یہی حق کی کامیابی ہے
سرِ حسینؑ کٹا اور بدل گئی دنیا

یزید کا تو کوئی نام بھی نہیں لیتا
مگر حسینؑ پہ مٹتی ہے آج بھی دنیا

جوانیٔ علیؑ اکبر کی یہ تجلی ہے
نظر سے دیکھ رہی ہے جو چاندنی دنیا

حسینؑ تم نے جلایا جو خون سے اپنے
اسی چراغ سے پاتی ہے روشنی دنیا

غمِ حسینؑ مرے دل سے جا نہیں سکتا
اگرچہ چھین بھی لے مجھ سے زندگی دنیا

تصورات میں جب کربلا گیا مخمورؔ
تو مجھ کو خون میں ڈوبی ہوئی ملی دنیا